گوی یادشاہ و پادشاہ چہ دراول بکسر است ودر دوم مجہولہ است وہمچنین چراست
کژ وراست و کژ چہ اول مجہول است ودوم بضم واما در حرف اول از روی مضاعف اختلافی
تصور نیفتد چہ آن حرکت مجہولہ باشد ہمیشہ ہست نوع چوتھی اختلاف حرکت روی مفرد کا
یا روی مضاعف کا مثال اختلاف حرکت روی مفرد کی یہ ہے جیسا کہ گوی یادشاہ و پادشاہ دوسرے
اول یعنی یادشاہ مین دال یا کی بکسر ہے اور دوم یعنی پادشاہ مین دال پاد کی بحرکت مجہولہ ہے
یعنی حرکت ناتمام اور مثال اختلاف حرکت روی مضاعف کی یہ ہے چراست کژ اور
راست و کژ کسواسطے کہ اول مین یعنی تادراست اول مین حرکت ناتمام ہے اور دوسری
مین یعنی تاراست ثانی پر ضمہ وآما حرف اول از روی مضاعف مین جیسے حرکت حرف
بای بخت اور رای ریخت اس مین تصور اختلاف کا نہین ہے اسواسطے کہ یہ حرکت
ہمیشہ مجہول ہوتی ہے ہم قسم سوم اختلاف وصل وحال آن ہم برینہ نہج کہ گذشت قسم تیسری قوافی فارسی کے اختلاف وصل کا ہے
حال اوسکا بھی اسی طرح سے ہے جیسا کہ کہا گیا یعنی حال اختلاف وصل کا سابق بیان کیا
کہ اختلاف اوسکا مقتضی ازالت اصل تشابہ کا ہے ہم قسم چہارم اختلاف ردیف و
آن در حرکاتی وحروفی تواند بود کہ پوشیدہ ماند والا بس قبیح باشد مثالش بستہ چون
درحالت خطاب گویند وبستہ چون نکرہ گویند تا حرف یا و شبیہ بیا مختلف باشند وحرکات
ماقبل ہمچنین وباقی عیوب ہم برین قیاس باید کرد کہ درعیوب قوافی تازی گفتہ آمدست
قسم چوتھی عیوب قوافی فارسی کے اختلاف ردیف کا ہے اور وہ اون حرکتون مین
اور اون حرفون مین ہو سکتا ہے کہ پوشیدہ رہے والا نہایت قبیح ہے مثال اوسکی
جیسے بستہ حالت خطاب مین اور بستہ حالت نکرہ مین یعنی کہ حرف یا اور شبیہ بیا
مختلف ہین ایسی ردیف عیبوار ہے اور حال حرکات ماقبل کا اسیطرح ہے اور باقی
عیوب قوافی پارسی کو عیوب قوافی تازی پر قیاس کیا چاہیے ہم وبدانکہ در قوافی سجعہا
ومثنویہا وخانہای مربع ومسمط استقصای بسیار نکنند واستعمال بعضی عیوب روا دارند
ودر قصاید قافیہ مصرع اول شاید کہ در دیگر ابیات قصیدہ مکرر شود اما در مصرع دوم
نشاید ہست اور معلوم ہو کہ سجع اور مثنوی اور خانہای مربع اور مسمط کے قافیون مین استقصا

یعنی تمام درگرفتن زیادہ ضرور نہیں اور استعمال بعضے عیبون کا روا ہے اور قصائد مین قوافیہ مصرع اول کا چاہیے کہ اور ابیات مین مکرر لائین کہ اوسکو رد مطلع کہتے ہین اور وہ خارج ہے عیب ایطا سے لیکن مصرع دوم مین نچاہیے ورنہ ایطا ہوگا استقصا تمام درکردن وبنہایت چیزی رسیدن منتخب سے ھ وقد ما گفتہ اند کہ تکرار قافیہ در قطعہا وغزلہا بعد از ہفت بیت و در قصائد بعد از چہاردہ بیت روا باشد اما بنزدیک محدثان مستعمل نیست وبعضی گفتہ اند کہ اختلاف تصریف بنفی واثبات مانند کن مکن مقتضی تکرار قافیہ نباشد واین ہم مستعمل نیست ت اور قدما نے کہا ہے کہ تکرار قافیے کی قطعون مین اور غزلون مین بعد سات بیت کے اور قصیدون مین بعد چودہ بیتون کے روا ہے لیکن نزدیک متاخرین کے مستعمل نہین ہے مگر بعض نے بعد بیس بیت کے لکھا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اختلاف تصریف کا بنفی واثبات مانند کن مکن کے مقتضی تکرار قافیہ نہین ہے اور یہ بھی مستعمل نہین ہے ھ این است انچہ خواستیم کہ درین مختصر ایراد کنیم از علم عروض وقوافی این دو لغت بر سبیل ایجاز وباللہ التوفیق ت یہ ہے جو کچھہ کہ چاہا ہمنے کہ اس مختصر مین ایراد کرین علم عروض وقوافی تازی اور فارسی سے بر سبیل ایجاز واختصار وباللہ التوفیق تمام شد

رباعی محقق علیہ الرحمہ

موجود بحق وجود اول باشد
باقی ہمہ موہوم ومخیل باشد
ہر چیز جز او کہ آید اندر نظرت
نقش دومین چشم احول باشد

تقریظ ہذا از نتیجۂ افکار جناب فخر شعرای زمان رشک اہل جہان نثار سخن بے نظیر
جناب مرحمت الدولہ بہار الملک سید محمد غضنفر علیخان صاحب بہادر صولت جنگ
متخلص بحکیم ابن جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک جناب منشی سید مظفر علیخان صاحب
بہادر بہادر جنگ متخلص بہ اسیر مصنف کتاب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرخروئی قلم اوس شاہنشاہ کی نگارش حمد سے ہے کہ جسنے تاجداران گلشن کو چتر سحاب سے سرفراز کیا اور رنگینی رقم اوس جہان پناہ کی آرائش ثنا سے ہے کہ جسنے تخت نشینان چمن کو کشور خرمی و شگفتگی مین دست تصرف دیا مثنوی طغرا افضائی لامکانی بارگاہش * ہجوم بی نیازیہا سپاہش * زدہ بر بام وحدت کوس شاہی * مطیع اوست از مہ تا بماہی * بہارستان لطفش بیخزان ست * خس آن سبزی نہ آسمان ست اور درود نا محدود و خاتم انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ جب تک مقربان درگاہ صمدیت نے اونکی ادنے ترین دربان درکی اجازت نپائی اوسکی بارگاہ تقدس مین جانیکی جرات نپائی مخمس کہ حضرت اسیر نے ایک شعر اوستاد پر مصرعونسی زینت دی ہے شایستہ طبع ازالی کی ہے مخمس حق ہے یہ حق معرفت نور حق مین بات * افضل ہے ہر نبی سے تو ای فخر کائنات آتش حیات شمع ہے پروانے کو ممات * موسی ز ہوش رفت بیک پرتو صفات تو عین ذات مینگری در تبسمی اور صفات انجم لمعات اوس خیر نشین محفل غدیر خم پر جسنے اپنے گوش حق نیوش سے کلمۂ بخ بخ لک یا علی زبان اغیار سے سنا اور بزم عام مین فقرۂ سلونی قبل ان تفقدونی خود زبان معجز بیان سے کہا ہمنام خدا علی مرتضی ملا محمد باقر مجلسی نے خوب کہا کہ علی بندہ ایست متصف بصفات خدا رباعی ظہوری سلطان رسل کہ حیدرا تاج سرست * قانون بقا طفیل او نغمہ ورست * درچار عدد از شعبگی او زدہ دم * ہر کس ز دوازدہ مقامش خبرست * اما بعد ارباب نظر اور اصحاب ہنر صرافان رستۂ بازار معانی کامل عیاران معیار سخندانی کہ جن لوگون نے ماہ وسال جسم کو مثل ہلال گھٹایا ہے تب فلک کمال پر مثل بدر جلوہ فرمایا ہے شام کو ساتھہ آفتاب کی برای مطالعۂ شمسیہ آگر بیٹھی ہین تو صبح کو زیر آسمان تفکر سے نکلی ہین مژدہ ہو کہ کتاب معیار الاشعار فن اوزان قوافی مین

مستند شعرای روزگار تصنیف جناب تقدس مآب عمدة المحققین زبدة المدققین حاوی العلوم العقلیه
والنقلیه هادی السبل الشرعیه اسوة فضلاء فخام قدوة علماء اعلام صاحب القوة القدسیه مالک الملکات
الملکیه مستند الحکماء و المتکلمین سلطان العلماء و المجتهدین مجمع العلوم المنقول والمعقول مستنبط الفروع
من الاصول مقتدی الفقهاء من الآفاق المتمکن علی وسادة الاجتهاد بالاستحقاق عالم کامل فخر اماجد
و افاضل ماه فلک علوم کا شمس بین النجوم علامۂ عصر وحید دہر جناب شیخ نصیر الدین محقق طوسی
طاب ثراہ و جعل الجنة مثواہ کی کہ ہر حرف اوسکا گوہر شاہوار ہے اور ہر لفظ اوسکا دُرِ معانی در کنار ہے
شعری سرو سطور سنگینی نزاکت سے سر بزمین نہادہ ہین اور گلہای سیراب معانی شاخسار لطافت
پر دامن الوان بوقلمون کشادہ ہین ہر نقطہ اوسکا ایک قفل ناپیدا کلید ہے اور ہر حرف اوسکا نہ
دیدہ و شنیدہ ہو عجب دریا ہو کہ ہزارون انہار سطور اوس مین روان ہین اور صدہا صدف لفظ دُرِ ابتہاج
معانی در کنار اوس مین نہان ہین عجب ہے کہ بانی علم نے اس علم کو ایجاد کیا ہو ایسا رسالہ نہ کوئی لکھیگا
نہ کسینے لکھا ہے بسبب اس کتاب کے یہ علم صاحب جان ہو شاید کہ آب مداد مین شرکت آب حیوان ہے
اگر ایک گوہر معنی اسکا دست فہم مین بہزار جد و جہد آجاوے رشتۂ علوم مین کوئی عقدہ لا ینحل ایسا کہ جسکا
انکشاف محال ہو بہم نہ پہونچے میزان عقل مین اتنی تاب و توان نہین کہ وزن مراتب کر سکے اور زبان
ناطقۂ مردم مین اتنی قدرت نہین کہ ذرا بھی دم مارنا بہتر سکے اکثر صاحب حیثیت تحقیق مین اکثر گل صحت
مضامین بطور خود تحقیق مین لائے ہین رنگہای طبع نو بنو دکھائے ہین مگر اصل مین . وتو پایۂ تحقیق سے
گرے ہوئے ہین ہر جگہ راہ راست سے پہرے ہوئے ہین بسط قابض جان تحقیق ہر اور حل محلل وجہ
تحقیق ہر کو اپنا بند کرتا ہے اور ظاہر کرنا اور چہپانا ہے کسینے اعتراض بیجا کیے ہین اور کسینے جواب نازیبا
دیے ہین اور کیونکر نہو بسبب نایابی نسخ خدا جانے کیا کا کیا پڑہ گیا یہ اور باعث خرابی ہوا جو لوگ
ادنی سی بھی کم پایہ سمجھا اسیکو غنیمت جانکر پڑہانے لگے شاگرد دہر اوستادی جتانے لگے کج طبع
ان کی بہت طبع کجی اوسکی پہچان سکے گوہر مضمون صحیح کسیطرح نہ ہاتھ آتا تہا غواص فکر ہر مرتبہ
صدف کی جگہہ خزف پاتا تہا مشعر جودت طبع کو اسجا مین عیان کرتا ہون مجملا ہر حرف
جو غم سے ستے بیان کرتا ہون بسبب عدم نظر صاحب فہم کامل کے حال حروف تباہ تہا
کثرت ماتم سے زیب بدن جامۂ سیاہ تہا جو شنجرف سے لکہا ہوا تہا اپنے خون مین آپ ڈوبا ہوا تہا

الف تیرہ آہ کیصورت بلند تھا حیرت سی دیک شکل پر کھڑا رہنا پسند تھا نہ سر پہ کلاہ مدنہ نعلین نقطہ زیر پا کی
کیا بیان ہو کہ حالت کیا تھی بسبب اسکے کہ نہایت بار غم اوٹھایا تھا پشت پا بطاقت تھی قوت نامیہ
معدوم تھی نہ لہ کیصورت تھی صورت راستی کب نظر آتی تھی جتنا نقطہ سنبھالتا تھا وہ اوسپر جھکی جاتی تھی پیٹ کا
تہ رغم نقطوں سے بہرا تھا اشتیاق عالم میں مانند دل تڑپ رہا تھا پشت دال بھی بار غم سے خم ہو کر بے تاب و
توان تھی سبب سے دو حصے بڑھکر ناتوانی میں مشہور جہان تھی تے سے سر پر شش تھی نشتر فروش سینہ
(ای یاونی نقطہ تیسی ۱۲)
خویش تھی چونکہ فوج غم سے لڑائی ہوئی تھی تمر زار پہ گولی نقطے کی لگی تھی اسقدر ہجوم الم سے جنون میں
مبتلا تھا کہ سین سے دامن اپنا دانتوں سے پکڑ لیا تھا کہ نشتر غم اسقدر تیز ہوا تھا کہ دامن شین
کے اوس پار ہو گیا تھا انگہ اکبر کبیا گرم شیون تھا کہ آب چشم سے صاد تر دامن تھا چونکہ جھکڑ
تند باد غم کا چلا تھا الف کا تنکا چشمہ طا میں پڑ گیا تھا عین کو اسقدر زندگی سے نفرت
تھی جو کوئی لفظ عیب کو اولٹ کر لکھتا تھا عین بر عین عنایت تھی حرف غم سر غم تھا
(یعنی زندگی ۱۲)
مثل الف انسر اہل غم پر الم تھا کاف و فا ر ملک شکل کف ہوئی تھی یہ کف کشادہ سائل اہل
بصیرت ہو کر کوچہ ہای اوراق کتاب میں پھر رہی تھی چونکہ دستور جہان ہے کہ ہر جاہی قدر و منزلت
ظاہری پسند اہل زمان ہے سب قاف چاہتے تھے کہ اگر قدرت پائیں اور کتابوں میں نکلکر چلے جائیں
حرف لام و میم الم میں آگئی تھی نیزہ غم سینے پر کھا گئی تھی نون کو پابند جنون کہوں یا ماہی دریای
خون کہوں ... اور ہا جہان ملجاتی تھی صورت وہ کہ کلمہ تاسف و تحسر ہی دکھلاتی تھی جس کے سینے
آنکھہ ترائی تھی چشم ہار دیدہ نقطے سے خالی پائی تھی یا بڑی خبر ہستی و مایوسی دیتی تھی برابر
انگڑائیاں لیتی تھی سب حرف صرف ماتم تھے بسبب اسکے کہ کوئی عالی فہم نہ ملتا تھا بتلای غم و
الم تھی الغرض دوستان باصفا و آشنایان صادق الولا خدمت بابرکت جناب استاد اکمل
صاحب رای صائب رشک انوری و صائب گوش مردم جب سے خلق ہوئے ہیں ایسے اشعار و مضامین
آبدار نہیں سنے ہیں زبان زجو دونوں لبونکو واسطے نکلنے کلمات کے ملایا ہے گویا صحت الفاظ و مضامین
کے واسطے معجون مرکب کو بنایا ہے سفیدی سحر جو مشہور ہے بیاض بین السطور دیوان بلاغت
بنیان سے فیضیاب ہے اور سیاہی شب جو زبان زد نزدیک و دور ہے سیاہی سطر پر نور کلام فصاحت
توامان سے باآب و تاب ہے یعنی انوار و دائرہ کی روشنی مہر دلیل ساطع ہے کثرت فروغ نقطہ پر

قلت تجلی انجم ہیں ان قاطع ہو شعر بیان یہ انکا اگر برگ خشک خزان دیدہ پر لکھا جاوی برنگ برگہاے
اشجار فصل بہار بلکہ بڑھکر سبزی آئی دو وہ ہرجگہہ باطل ہو مگر انکی غزل مین او تسلسل سب جگہہ لا طائل
مگر انکے قصیدہ ہای مسلسل مین زود گوئی اسدرجہ کہ جب تک سو شعر نکلکر ہوا ایک دفتر ہو جاوے
اور دم اندر ہا کہ جب تک ہا ہزاروں ایک کتاب در الوجود زیب تصنیف پاوے اجمال اونکا اگر چاہو سو مندرجہ
ایک قطرہ مین لاؤ او تفصیل انکی اگر اجازت پاوی ایک ذرہ سے سو آفتاب عالمتاب چمکاؤ زبان شیرین
انکی اگر جا بتی فرہاد و شیرین مین تلخی درمیان نہ آتی رنگینی اشعار بڑھکر شفق آسمان ہوئی ہے اور
روشنی فکر ایک کر صیقل تخیل ماہ تابان ہوئی ہے زمین شعر آسمان ہو یہ تعلی او کہین کہان سے ہے
اشعار صاف اور عام فہم ایسے کہ اگر منظور ہو کہ سنا مین نکلے ہوئے زبان سے خط جنبش لب سے سامعین
سمجھ جاوین عربی فارسی اردو سب مین تصنیف ہو ہر علم مین ایک نئی صورت کی تالیف سے ہے تعداد
کتب مصنفہ و مولفہ تقریظ دیوان مطبوعہ مطبع ہذا سے عیان ہو کیا حاجت بیان ہے صدہا امیر غریب
فیضیاب کلام ہین شاگرد ایسے نیکنام ہین **اشعار** یہی ہین مہ آسمان سخن * انہین سے ہو روشن جہان
سخن * سخن اسقدر ہے سلاست کے ساتھہ * مبدل ہو لکنت طلاقت کے ساتھہ * بلند اسقدر ہیگمان
ہوگئی نہ مین شعر کی آسمان بن گئی ہو کہاتی ہو روشن جہانی اثر * کہین شام ہوتی ہے تو نکلی سحر * سنا مین اگر کند عقلونکو آج
بنجر تیز فہمی نہو کچہہ علاج * یہ کہتی ہین سب آشنای سخن * خدای سخن ہین خدای سخن * مقابل ہو
انکا نہ کیونکر ذلیل * کہ ہی یہ کتاب اوسپہ قاطع دلیل * او استاد امثال ظہوری و ظہیر جناب ملک الشعرا
تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید **مظفر علیخان** صاحب بہادر بہادر جنگ المتخلص بہ **اسیر** مدظلہ العالی
ہین آئی او حرف انتجا زبان پر لائے جناب موصوف نے رای بجا اونکی منظور کی یہ کتاب شرح معیار
ہمسے **بحر کامل عیار** تصنیف فرمائی جسکے نزدیک دو سکی اکثر عروضیونکا امتحان تمام کیا
ہر سخنچہ کو خام کیا کیا عقل آرائیان فرمائی ہین خطائین جو قائم کی گئین بخشین او ٹھائی ہین سبحان الله
ثم سبحان الله کتاب کیا ہے قدرت خدا جلوہ نما ہے بہت سے شخص پڑھکر فیضیاب ہوے زمرہ اہل علم
عروض مین انتخاب ہوے شہرہ اس شرح کا مثل متن جا بجا ہوا جسکو ذرا بھی ذوق تھا بدل و جان
مشتاق اسکا ہوا چنانچہ جناب عالی ہمم والا کرم منشی والا شان مشہور جہان و جہانیان صاحب جود و
سخاوت مربع نشین چار بالش مروت و مروت جناب منشی **نول کشور** صاحب لازالت بہار دولتہ

… الا زمنہ والدہور ظلہ ظلیل بر عدو وذلیل کہ یگانہ آفاق ہین ہر علم کی کتاب کے مشتاق ہین
یکروز جناب منشی صاحب کے دو لتخانے پر تشریف لائے اور یہ کتاب اون سے لیکر اپنے مکان پر
پر آئے اہل مطبع کو حکم چھاپنے کا دیا مشتاقان علم پر نہایت احسان کیا تعریف خط و کاغذ و قلم
وسیاہی بیرون از طاقت بشر ہے صحت اسکی اگر پوچھیے کتاب پیش نظر ہے رباعی ظہوری
خطش نگذاشت جبین چینی ٭ ہر نقطہ آن نافہ مشک آگینی ٭ ہر تیغ ہر خش زتار ویود نگہ ست
میگشت وگرنہ خط پرستی دینی ٭ امید علمار اعلام اور فضلا رکرام بصیران عجائب جہان سامعان
کلام نادر اہل زمان سے یہ ہے کہ اس کتاب کو بنظر انصاف دیکہکر فیضیاب ہون ودعای خیر مصنف
مین متوجہ درگاہ رب الارباب ہون اغلاط کتابت کاتب پر نظر نہین اوس مین اعتراض کسیکا
گنجایش نہین الحمد بس باقی ہوس شعر پہنچا ہو زمین سے آسمان تک ٭ بس کلک حکیم اب کہان تک تمام شد

قطعات تاریخ

از نتیجہ افکار جناب شاعر عدیم النظیر رحمت الدولہ بہار الملک سید محمد غضنفر علیخان صاحب بہادر صولت جنگ المتخلص بہ حکیم خلف اکبر و شاگرد جناب منشی مظفر علیخان صاحب اسیر مصنف کتاب

طلای است بی شبہ کامل عیار ٭ کہ شد معد میزان افکار طبع
اگر سال تاریخ خواہی حکیم ٭ بگو شد عجب شرح معیار طبع

از نتیجہ افکار جناب افضل الدولہ مظفر الملک جناب سید افضل علیخان صاحب بہادر شوکت جنگ متخلص بہ افضل خلف اصغر و شاگرد جناب منشی صاحب مصنف کتاب

عجب یہ شرح ہے معیار کی صحیح صحیح ٭ ورق یہ منتخب روزگار خوب چھپی
خرد نے طبع کی تاریخ یون کہی افضل ٭ مطالب زر کامل عیار خوب چھپی

از نتیجہ افکار شاعر بے بدل جناب فکر عاصی بادشاہ علیصاحب متخلص بہ غالی شاگرد حضرت اسیر

اولین شرح شرح میزان بود ‌ ‌ ‌ بعد ازان این کتاب شد تیار
عقل تاریخ او بہ من عنالی ‌ ‌ ‌ گفت شرح بکر معیار

از نتیجہ افکار جناب منشی سید فضل رسول خانصاحب بہادر متخلص واسطی شاگرد حضرت اسیر مصنف کتاب تعلقہ دار جلال پور وغیرہ رئیس قصبہ سندیلہ خیرخواہ سرکار

واہ کیا لکھی گئی اسی کتاب ‌ ‌ ‌ حل ہوئی مشکل مسائل سربسر
واسطے تاریخ اوسکی کلک سے ‌ ‌ ‌ یون رقم کی شرح ہندی مختصر

از جناب میرزا آغا حیدر صاحب افسون متخلص شاگرد جناب منشی مظفر علی صاحب اسیر رئیس شہر لکھنو

اوستاد نے کیا کتاب لکھی ‌ ‌ ‌ جو سطر ہے میل چشم بد ہے
تاریخ کی یہ اوسکی سن نے ‌ ‌ ‌ افسون یہ شرح مستند ہے
۱۲۸۹

از نتیجہ افکار شاعر یکتا جناب شیخ رضا حسین صاحب متخلص برضا شاگرد جناب تدبیر الدولہ منشی مظفر علیخان صاحب اسیر مصنف کتاب

زر کامل عیار شد مطبوع ‌ ‌ ‌ آنکہ میزان برای اشعار است
فکر تاریخ چون رضا کردم ‌ ‌ ‌ گفت ہاتف کہ شرح معیار است

قطعہ تاریخ از فکر شاعر ذی شعور جناب شیخ تملو حسین صاحب متخلص بہ ظہور خلف منشی علیم اللہ صاحب شاگرد جناب منشی صاحب مصنف کتاب

ہمسر تیر فلک کلک جناب اسیر ‌ ‌ ‌ ہست زہ یکان او سینہ حاسد فگار
کرد چو فکر بلیغ از سر فضل و کمال ‌ ‌ ‌ کرد بہر فقرہ اش سلک ثریا نثار
از پئی تاریخ طبع خوب رقم زد ظہور ‌ ‌ ‌ سکہ نو شد روان از زر کامل عیار
۱۲۸۹ھ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ ترجمہ معیار الاشعار مسمی بہ زر کامل عیار مطبع نامی منشی نول کشور مین بمقام لکھنؤ بماہ اگست ۱۸۷۲ع مطابق ماہ جمادی الثانی ۱۲۸۹ ہجری طبع ہوکر شائع ہوئی فقط

غلط نامہ کتاب کامل عیار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۴	بوزدن	بوزن	۵۵		ان بغضی	ان بغضی ہیچ	۱۱۶	۱۵	گذرانی	گذاران
ایضاً	۱۵	ں	ان	۶۰		ہیچ چابا	از چابا	۱۱۷	۳	شالی	خالی
۶	۱۵	زعم	رغم	۶۱	۲۱	مرا	مرا	۱۱۸	۶	ھمرا	ھمران
۷	۱۹	ست	دست	ایضاً	۲۳	گلش	گلشن	ایضاً	۱۲	بہبر	پرتو
۹	۲	بمطلب	بہ مطلب	۶۲	۱۸	اگر	اگرچہ	ایضاً	۱۹	رہبر	رہبری
۱۴	۱۳	رو	روی	۶۹	۱۱	تبا	تبا ہم	ایضاً	۱۹	دب	رب
۱۷	۸	بتکلف	بکلفت	۷۰	۵	ستمن	شمن ہیں	۱۱۹	۱	اغارا	غارا
۳۰	۲۳	تقرات	نقرات	۷۴	۱	ہی ہیہ	ہیہ ہی	ایضاً	۱۶	فارسی	فارسی ہیں
۳۱	۶	ناخن زن	کہ ناخن زن	ایضاً	۷	بازیاوہ	یازدہ	ایضاً	۱۷	بحر	بحور
ایضاً	۱۱	سوسیقی	موسیقی	۸۲	۲۲	لو	کو	۱۲۰	۳	زن	زدن
۲۴	۳	دوہر	دو	۸۴	۵	نہین	تین	۱۲۱	۱	مفاعلات	مفاعیلات
ایضاً	۸	[illegible]	[illegible]	۸۹	۱۴	مفاعیلات	مفاعلات	۱۲۲	۱۱	شوار	شعرا
۲۶	۲۰	گویا	کویا	۹۳	۱۳	اٹھائیس	انتیس	۱۲۹	۱۳	جن میں	جس میں
۲۷	۳	مقدر	میں	۹۵	۱۵	تازی	تازی ہیں	۱۳۱	۲	کسکی	کسکی میں
[illegible]		یں	میں	۱۰۲	۹	این	او میں	۱۳۲	۱۶	اعتصمر	یا اعتصمر
۳۱	[illegible]	[illegible]	ہو	۱۰۸	۴	گیا	کیا	ایضاً	۱۸	عروض سالم	و عروض سالم
ایضاً	ایضاً	اصلی	اصل	۱۰۹	۱	مفاعیلات	مفاعیلات	۱۳۳	۳	متفاعلن	متفاعلات
۳۴	۲۲	موفقت	بموفقت	۱۱۰	۹	را	راکہ	ایضاً	۶	یعنی	یعنی فعلن
۳۵	۶	ہی	ہیں	۱۱۳	۶	تای	تائی میں	۱۳۶	۲۲	مستطیل	مثمن
۴۳	۲	حرف	صرف	ایضاً	۹	تجرید	تجرید	۱۳۸	۵	ساکن ز	ساکن
ایضاً	۲۳	سکن	مسکن	ایضاً	۱۱	غزودا	غوروزا	ایضاً	ایضاً	چاہیں	چاہیں تو
۴۶	۲	مدراک	غلاک	۱۴۳	۱۲	نادقت	فاقت	ایضاً	۱۳	ساکن	[illegible]
ایضاً	۸	من	متن	۱۴۹	۱	تم	تائی	ایضاً	۱۴	الا	اور
ایضاً	۱۸	ور	اور	ایضاً	۴	ایراد	وایراد	ایضاً	۲۱	فعلات	فعولان
۴۷	۵	خوشا	[illegible]	ایضاً	۹	[illegible]	[illegible]	۱۳۹	۱۵	ہاستی	بستی
۵۵	۱	جز	جزو	ایضاً	۱۵	گذرانم		۱۴۰	۴	اند	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۰	۹	واگر	والا	۱۹۴	۷	بیر	بر	۲۴۸	۲۱	جایز	تا جایز
ایضاً	ایضاً	تجری	نہ تجری	۱۹۵	۱۴	فاعلاتن	فعلاتن	۲۵۰	۱۹	بدل	کہ بدل
ایضاً	۱۸	حقیقت	حقیقت ہا	ایضاً	۱۰	تکلیف	تکلف	ایضاً	۱۷	ران	ازان
۱۴۱	۲۰	نیمعس	نیمیس	۲۰۲	۴	ازین	زرین	۲۵۲	۱۱	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	عروض	[illegible]	۲۰۸	۱۳	زہر	زہر	۲۵۳	۱۹	[illegible]	[illegible]
ایضاً	۱۷	ہمین	ہمی	۲۰۹	۲	مخبول	مخبون	۲۵۵	۲	اشتبیاہ	اشتباہ
۱۵۳	۲	اوس	اس	ایضاً	۵	محذوف	محذوف و مقطوع	۲۶۱	۱۱	حاجت	حاجب
ایضاً	۱۲	مرقومہ کی	مرقومہ	۲۱۲	۲	معنی	معنی	۲۶۲	۲	یاتیس	[illegible]
ایضاً	۲۱	فاعیل	مفاعیلن	ایضاً	۹	فزما	[illegible]	ایضاً	۱۳	یخیل	تعلق تخیل
ایضاً	۲۲	مفعولن	فعولن	ایضاً	ایضاً	مبوزن	[illegible]	۲۶۵	۱۱	[illegible]	[illegible]
۱۵۸	۱۳	وآوارہ	آوارہ	۲۱۸	۴	[illegible]	[illegible]	۲۶۹	۵	[illegible]	[illegible]
ایضاً	۱۴	مفعولن	مفعولن	۲۲۱	۲۱	[illegible]	[illegible]	۲۷۰	۲۰	خارج	خارج ہے
۱۵۹	۱۸	[illegible]	[illegible]	۲۲۳	۱۹	[illegible]	[illegible]	۲۷۷	۲۱	اون	ان
۱۷۰	۲۰	ندارا	[illegible]	۲۲۳	۱	[illegible]	[illegible]	۲۷۷	۲۳	[illegible]	[illegible]
۱۷۱	۱۹	ست	سب	ایضاً	۲	[illegible]	[illegible]	۲۷۹	۲۳	یعنی	[illegible]
ایضاً	۲۰	سالم کی	سالم	۲۲۴	۳	[illegible]	[illegible]	۲۸۱	۲۲	[illegible]	[illegible]
۱۷۲	۱۲	نمیدا	تمنیدا	ایضاً	۵	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۲۲	[illegible]	[illegible]
ایضاً	۲۱	بدولب	بدولت	ایضاً	۱۸	[illegible]	[illegible]	۲۸۲	۱	[illegible]	[illegible]
۱۷۴	۲۱	یعنی سکہ	[illegible]	ایضاً	۱۱	[illegible]	[illegible]	۲۸۵	۲	[illegible]	[illegible]
۱۷۵	۲۱	تقطیع	تقطیع	۲۲۵	۲۱	[illegible]	[illegible]	۲۸۶	۴	[illegible]	[illegible]
۱۸۷	۲۲	فاعلان	فاعلن	۲۲۲	۲۰	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۱۶	مقیدات	[illegible]
ایضاً	۲۳	فراغ	فروغ	۲۲۹	۱۲	بلکہ	[illegible]	ایضاً	ایضاً	[illegible]	[illegible]
۱۸۹	۲۳	فعولن	مفعولن	۲۲۸	۱۲	کہ وہ	[illegible]	۲۸۸	۱۰	دو	مرد
۱۹۰	۵	مفعولن	[illegible]	۲۳۱	۵	کا	کی	۲۸۹	۲۲	جود	بود
۱۹۲	۱۰	بنجال	سبنجال	۲۴۶	۲۲	[illegible]	[illegible]	۲۹۲	۱۱	ظاہرا	ظاہر
ایضاً	۲۱	مس تقع	[illegible]	۲۴۴	۱	[illegible]	[illegible]	۲۹۳	۷	شد	باشد
۱۹۳	۳	معرن	[illegible]	ایضاً	۳	پسندیدہ	ناپسندیدہ	۲۹۸	۲۳	بہ	نہ
ایضاً	۵	مستفعلن	[illegible]	ایضاً	۱۳	جاہلی	[illegible]	۳۰۰	۱۴	بعض	اور بعض